Submission of E-contents

1. Name: DR. SYED MOHAMMAD QUASIM
2. Designation: ASSOCIATE PROFESSOR
3. Department/College: Urdu, S. Sinha College, Aurangabad
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : U.G.

6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone :
B.A. Hons. Part III, Paper V, Group: A
7. Title/Heading of e-content : AATISH KI GHAZAL GOI
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

آتش کی غزل گوئی

B.A Hons
Part III
Paper V
Group A

میر و غالب و مومن کے بعد اردو شاعری میں خواجہ حیدر علی آتش ایک منفرد اور ممتاز غزل گو کی حیثیت سے ہمارے سامنے آتے ہیں آتش کی شاعری کا مطالعہ دبستان دہلی اور دبستان لکھنؤ کا مطالعہ ہے لیکن دہلی کی داخلیت اور لکھنؤ کی خارجیت کو آتش نے اپنی فنکارانہ طبیعت سے جو بلندی اور عظمت عطا کی ہے وہ ان کا اپنا حصہ ہے۔ آتش کی شاعری میں روانی اور برجستگی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ دہلی کی شاعری اندرون خانۂ دل کا اظہار ہے۔ یہاں شاعر اپنے دل کے چمن میں پھول کھلاتا ہے اور اسے حسن سے زیادہ عشق عزیز ہوتا ہے۔ آتش مصحفی کے شاگرد تھے اور مصحفی کے زیر اثر آتش کی شاعری حسن و شوخی اور رنگینی کا نمونہ بن گئی۔ آتش ایک مصور بھی ہیں۔ وہ اپنے نازک احساسات کو حسن و کیف سے شرابور کرنے کا ہنر جانتے ہیں سو

اس بلائے جاں سے آتش دیکھئے کیوں کر نبھے
دل ہوا شیشے سے نازک دل سے نازک خوئے دوست

آتش کی شاعری کا یہ کمال ہے کہ ان کے یہاں جب حسن کی مصوری ہوتی ہے تو ان کے دلی احساسات و کیفیات عشق کی کیف و سرمستی میں ڈوبے نظر آتے ہیں۔ اردو شاعری میں حسن و عشق کا اعلیٰ معیار دکھائی دیتا ہے لیکن عشق کے بیان میں آتش نے جس بلند معیاری کا ثبوت دیا ہے وہ بہت کم کو نصیب ہو سکا ہے۔ اشعار دیکھئے سو

یہ آرزو تھی کہ تجھے گل کے روبرو کرتے
ہم اور بلبل بے تاب گفتگو کرتے

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو ایک قطرۂ خوں نہ نکلا

آتش کے کلام میں غم نشاط، حزن و مسرت دونوں کا اظہار بڑی پاکبازی سے ہوا ہے۔ ان کے یہاں دہلوی شعراء کی طرح شدید داخلیت اور غم انگیز خیالات کی طرف ترجمانی ہی نہیں ملتی اور نہ ہی لکھنوی

شعراء کی طرح غم انگیز خیالات کے اظہار میں ماتمی انداز ملتا ہے بلکہ آتش کی آواز اردو شاعری میں نیک شگون ہے

ہم جانتے ہیں کہ دہلی اور لکھنؤ کے شعراء معاشی اعتبار سے یکساں نہ تھے۔ دہلی میں معاشی اور سیاسی افراتفری اور بے سکونی کا عالم طاری رہا اس لئے دہلوی شاعری داخلیت پسندی کی ترجمان بن گئی اس کے برخلاف لکھنؤ میں ہر اعتبار سے فارغ البالی اور سکون۔ یہی وجہ ہے کہ لکھنوی شعراء لذتیت، تلذذ پسندی اور عیش پسندی کے شکار ہو گئے۔ اگر اس دور کی دہلوی اور لکھنوی شاعری کا آپ موازنہ کریں تو محسوس ہوگا کہ ایک طرف شکست و ریخت کی فضا برقرار تھی، مایوسی و ناامیدی کا عالم تھا، زندگی خود سے فرار کر رہی تھی تو دوسری طرف سکون و اطمینان کی فضا تھی اس لئے شعراء سماجی اقدار اور مسائل حیات سے چشم پوشی کر رہے تھے۔ جنسی تلذذ، عیش پسندی کے شکار تھے لیکن آتش کے کلام کا یہ کمال ہے کہ وہ لکھنوی ہوتے ہوئے بھی اپنی شاعری کو عیش کوشی اور تلذذ پسندی سے پاک کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ آتش نے اپنی غزلوں میں حسن و عشق اور عیش و نشاط کے ساتھ مسائل حیات اور اقدار و قنوطیت کو بھی جگہ دی اور اپنی شاعری کو زندگی کی حقیقتوں سے آشنا بھی کیا۔ اشعار دیکھئے ۔

سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے
ہزار ہا شجر سایہ دار راہ میں ہے

کاٹ کر پر مطمئن صیاد بے پروا نہ ہو
روح بلبل کی ارادہ رکھتی ہے پرواز کا

کم نہیں ہے خورشید سے داغ جنوں میں روشنی
صبح ہو جائے گی جو چاک گریباں کیجئے

درج بالا اشعار میں آتش نے مسائل حیات اور رنج و غم کی تصویر پیش کی ہے لیکن وہ ان ناموافق حالات سے گھبراتے نہیں ہیں بلکہ وہ ان کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کو تیار ہیں۔ ان کے یہاں ایسے لافانی اور حوصلہ افزا اشعار بھی موجود ہیں جن سے ان کے کلام کی

عظمت کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ اشعار ملاحظہ کیجیے جو

خار کا کھٹکا نہیں رکھتے ہیں آتش قدم
موم ہو جائے اگر آجائے آتش زیر پا

فراق یار میں جب عشق نے مجھ کو ٹٹولا ہے
جو دل فولاد کا پایا تو پتھر کا جگر دیکھا

بانگِ جرس سے آگے ہر اک قدم رہا
گرد اپنے کارواں کی لیلیٰ کا رواں نہ تھی

اشعار کا یہ رنگ، یہ انداز، یہ روپ اردو غزلوں میں الگ شناخت رکھتے ہیں۔ ان اشعار میں آتش نے تغزل کا جادو جگایا ہے اور ان اشعار میں زندگی متحرک نظر آتی ہے۔ قافیہ اور ردیف، تشبیہ اور استعارے کے خوبصورت استعمال نے آتش کی غزلوں کو الگ الگ رنگ و روپ عطا کیا ہے۔

آتش کی شاعری میں لکھنؤ کی شاعری کا وہ انداز بھی ملتا ہے جہاں شعراء دو غزلے، سہ غزلے لکھا کرتے تھے اور ایک ایک غزلوں میں ۵-۵-۶-۶ قافیے باندھا کرتے تھے۔ آتش کے یہاں تاریخ کے مطابق ایسے اشعار دکھائی دیتے ہیں لیکن ان سب کے باوجود آتش کا کلام اپنے دور کا نمونہ ہے۔

آتش کی شاعری میں مسائل حیات کا حسن و عشق کا تصوف اور خمریات جیسے موضوعات پر بھی غزلیں موجود ہیں اور یہ سبھی غزلیں ان کی شاعرانہ عظمت و انفرادیت کی شہادت دیتی ہیں۔ آتش نے خود کہا تھا

بندش الفاظ جڑنے سے نگوں کے کم نہیں
شاعری بھی کام ہے آتش مرصع ساز کا ×

DR. SYED MOHAMMAD QUASIM
Associate Professor
Deptt. of Urdu, S. Sinha College, Aurangabad
Course: B. A. Hons. Part III, Paper V, Group: A
Title/Heading of E-content: AATISH KI GHAZAL GOI
Whatsapp No. 9431632576